روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 19 اپریل 2003ء، 16 صفر 1424 ہجری - 19 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 86

آنکھوں کا مقصود

آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی کی آنکھیں جاتی رہیں۔ لوگ عیادت کرنے کے لئے آئے تو انہوں نے کہا کہ میری دونوں آنکھوں کا مقصود تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا تھا جب رسول اللہ فوت ہو گئے تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے آنکھیں مل جائیں اور میرے بدلے تبالہ مقام کی ہرنیاں اندھی ہو جائیں۔

(الادب المفرد امام بخاری۔ باب العیادۃ من الرمد)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

ابتدائی ایام میں جبکہ احباب کی تعداد بہت کم تھی۔ مخلصین میں سے ہر ایک کو یہ خواہش رہتی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود اس کو اچھی طرح سے پہچانتے ہوں اور اس کے نام سے آگاہ ہوں۔ ان دنوں کا ذکر ہے۔ کہ حضور کے ایک خادم حافظ حامد علی صاحب نے آن کر عرض کی کہ مجھے آٹا پسوانے کے واسطے کسی آدمی کو ساتھ لیجانا ضروری ہے کس کو لیجاؤں مولوی شیر علی صاحب اتفاق سے قریب کھڑے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر حافظ حامد علی صاحب کو کہا۔ "میاں شیر علی کو لے جاؤ"۔ اس پر مولوی شیر علی صاحب بہت خوش ہوئے کہ حضرت مسیح موعود مجھے پہچانتے ہیں۔ اور میرے نام سے بھی واقف ہیں۔

ان دنوں قادیان میں آٹا پینے کی کوئی مشین نہ ہوتی تھی اور عموماً نہر کے کنارے کسی پن چکی پر آٹا اکٹھا پسوالیا جاتا تھا تا کہ لنگر خانہ کے کام آوے۔

میرے عزیز مکرم سید غلام حسین صاحب 1897ء کے قریب ویٹرنری سکول لاہور میں تعلیم پاتے تھے۔ ایک دفعہ سردیوں کے موسم میں غالباً سالانہ جلسہ کے موقع پر جبکہ ہم سب لاہور سے قادیان آئے ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت حضرت مسیح موعود سے رخصت کے واسطے اندرون خانہ حاضر ہوئے۔ اس دن حضرت صاحب کی طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ اور آپ نیچے کے کمرے میں لحاف لپیٹے ہوئے بستر ے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ایک آدمی مصافحہ کرتا تھا۔ اور باہر چلا آتا تھا۔ سید غلام حسین صاحب نے مخلصانہ محبت میں مصافحہ کے وقت حضرت صاحب سے پوچھا۔ حضرت جی کیا آپ مجھ کو جانتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ "ہاں میں جانتا ہوں۔ آپ کا نام غلام حسین ہے۔ اور آپ قاضی امیر حسین صاحب کے بھائی ہیں۔" سید صاحب اس پر بہت خوش ہوئے۔ اور فخریہ طور پر ہم سب سے انہوں نے ذکر کیا۔

(ذکر حبیب ص 50)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

یکم مئی تا بیس مئی ربوہ میں ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام 36 ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ امراء کرام اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس میں شرکت کے لئے کم از کم دو ایسے نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنے اپنے علاقہ میں جا کر احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سکھائیں اور اساتذہ تیار کرنے میں ذیلی تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو امراء کرام یا صدران اپنا تصدیقی خط دینا ہرگز نہ بھولیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1981ء (6)

12 دسمبر واشنگٹن میں لجنہ کے تحت جلسہ بین المذاہب۔

15 دسمبر شکاگو امریکہ کی لائبریری میں قرآن کریم کے نسخے رکھوائے گئے۔

15 دسمبر نامور ماہر تعلیم قاضی محمد اسلم صاحب کا انتقال۔

15 دسمبر گورنر پنجاب بھارت امین الدین خان کی قادیان آمد۔

18 تا 20 دسمبر 7واں جلسہ سالانہ کینیا۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 3728۔

24 دسمبر حضور نے ربوہ میں احمدیہ بکڈپو کا افتتاح فرمایا۔ اب یہاں ایم ٹی اے پاکستان کا دفتر ہے۔

25 تا 27 دسمبر نائیجیریا کا 32واں جلسہ سالانہ۔ 10 ہزار افراد کی شرکت۔

25 دسمبر تا کیم جنوری **82ء** برطانیہ میں تیسری سالانہ ناصر تربیتی کلاس۔

27,26 دسمبر جلسہ سالانہ فجی۔

26 تا 28 دسمبر 89واں جلسہ سالانہ ربوہ۔ حاضری 2 لاکھ کے قریب تھی۔ بیرونی ممالک کے سوا دوسو احباب نے حضور کے خطابات کا انگریزی اور انڈونیشین ترجمہ براہ راست سنا۔ 27 دسمبر کو حضور نے جماعت کو ''ستارہ احمدیت'' کا تحفہ دیا۔ چودہ صدیوں کی علامت کے طور پر اس کے 14 کونے ہیں۔ 27 دسمبر کو ہی تقسیم تمغہ جات کی چھٹی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور نے اختتامی خطاب سبحان اللہ کے موضوع پر فرمایا۔

متفرق

— جرمنی میں 12 ممالک کے 43 ہزار سیاحوں کو احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز دیئے گئے۔ جرمن زبان میں ایک لاکھ 20 ہزار فولڈر شائع کئے گئے۔

— 1981ء میں انڈونیشیا میں 127 بیوت الذکر، 27 مشن ہاؤس، 8 میٹنگ ہاؤس، 12 لائبریریاں، 24 دفاتر، بڑی جماعتیں 80، چھوٹی 123 کل 203 جماعتیں۔ 7 مرکزی مربی 8 لوکل اور 20 معلمین تھے۔

امسال پاکستان میں احمدی بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کے 436 مراکز تھے جن سے 1480 بچوں اور 1097 خواتین نے قاعدہ یسرنا القرآن اور ناظرہ پڑھا۔

— خدام الاحمدیہ سویڈن کے پہلے قائد نصیر الحق صاحب مقرر ہوئے۔ 81ء، 82ء کا پہلا بجٹ 2500 کرونر تھا۔

شجر سے جو رہے وابستہ وہ پھلدار ہو جائے
جو کٹ کر گر گیا بے دست و پا بیکار ہو جائے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 250)

صحابہ رسولؐ کے عالمی سفر

حضرت مسیح موعود کی مبارک تحریر جو نومبر 1898ء میں بیک وقت اردو، عربی اور فارسی زبانوں میں قادیان دارالامان سے شائع ہوئی آپ نے آنحضرت ﷺ کی ارفع ترین مصلحانہ شان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:-

''اس مرد کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہوگیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت مجموعی ان کے وجود میں جمع ہو گئے اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے اور ان کے پیشانی کے نقشوں میں محبت مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے **ممالک شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے اور ملت محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کئے** .... اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ (دین) کے لئے اٹھا نہ رکھا **اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور یہ معجزہ ہمارے رسول...... کا ہے''۔**

(نجم الہدیٰ طبع اول 8)

بعض ممالک جن کو صحابہ نے اپنے وجود سے برکت بخشی

علامہ خطیب بغدادی (متوفی دسمبر 1070ء) نے ''تاریخ بغداد'' جلد اول (مطبوعہ بیروت) میں ان پچاس صحابہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے جو (آنحضرتؐ کی بشارت کے عین مطابق) عظیم سلطنت ساسانیہ کے دارالمملکت مدائن کی فتح کے بعد وارد عراق ہوئے اور جن میں اکثر و بیشتر اسی کی خاک میں آسودہ ہیں ان صحابہ کرام میں سے شیر خدا سیدنا حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت حذیفہؓ بن الیمان اور آخری صحابی حضرت ابو الطفیلؓ (عامر بن واثلہ) بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

(صفحہ 133 تا 211)

حضرت ابن قتیبہ (ولادت 828ء وفات 889ء) نے ''المعارف'' میں بعض ان مقامات اور ممالک کی نشان دہی کی ہے جہاں متعدد بلند پایہ صحابہ رسول کا مدفن ہے مثلاً:-

بصرہ میں حضرت انس بن مالکؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت معقل بن یسارؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ۔

کوفہ میں حضرت خباب ابن ارتؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت لبید بن ربیعہؓ (شاعر)

حمیر میں حضرت فیروز دیلمیؓ

صفین میں حضرت عمار بن یاسرؓ

شام میں حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت ابوالدرداءؓ

حمص میں حضرت خالد بن ولیدؓ سیف اللہ

خراسان میں حضرت ابو برزہ اسلمیؓ

قسطنطنیہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ۔

اسی طرح سفرنامہ محمد بن جبیر اندلسی سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل حضرت عقبہ بن عامرؓ کا مزار قاہرہ (مصر) میں ہے اور سفرنامہ ابن بطوطہ میں فلسطین کی دو پہاڑیوں کے مابین غور کی طرف امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کی قبر کا ذکر ہے۔

پاکستان کے ایک مصنف و محقق جناب محمد اسحٰق صاحب بھٹی نے اپنی کتاب ''فقہائے ہند'' جلد اول (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور) میں کتب تاریخ کے حوالہ سے ادعا کیا ہے کہ ہندوستان میں خلفاء راشدین کے زمانہ میں پچیس صحابہ کرام تشریف لائے جناب بھٹی صاحب نے کتاب کے صفحہ 11 تا 13 پر ان کے اسمائے گرامی کی فہرست بھی دی ہے جو محتاج تحقیق ہے اب آخر میں مجھے یہ بتانا ہے کہ مشہور مستشرق سر تھامس آرنلڈ (Sir Thomas Arnold) کی ریسرچ کے مطابق 6ھ مطابق 628ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وہاب بن کبشہؓ کو شہنشاہ چین کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا جہاں انہیں اور ان کے مصاحبین کو سلطنت چین میں دین حق کی پیروی کرنے اور مسجد تعمیر کرنے کی اجازت بھی مل گئی **حضرت وہاب بن کبشہؓ کا وصال کانٹن ہی میں ہوا اور وہ شہر کے قریب ہی سپرد خاک کئے گئے۔ جہاں اب تک ان کا مقبرہ مسلمانان چین کی زیارت گاہ ہے۔**

(ترجمہ ``The Preaching of Islam`` صفحہ 243-244- مترجم جناب محمد عنایت اللہ صاحب دہلوی ناشر مسعود پبلشنگ ہاؤس کراچی طبع دوم فروری 1969ء)

اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدہ دار کے خلاف شکوہ ہوتا ہو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

23/ مارچ 1889ء کو بیعت اولیٰ کے لئے حضرت مسیح موعودنے آپ کے گھر کو منتخب فرمایا

مشہور صوفی بزرگ - حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

آپ نے براھین احمدیہ پر ریویو لکھا اور حضرت مسیح موعود کو مجدد وقت اور مامور زمانہ قرار دیا

ریاض محمود باجوہ صاحب

قسط اول

حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانہ مشرقی پنجاب کے ایک مشہور صوفی بزرگ تھے- آپ کا زمانہ انیسویں صدی کا آخر نصف ہے آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ماموریت اور تصنیف براہین احمدیہ کا زمانہ پایا- حضرت اقدس سے آپ کا گہرا تعلق ارادت ومحبت رہا- اور آپ کی روحانی دور بین نگاہ نے بھانپ لیا کہ یہی وہ وجود ہے جوتجدیدواحیائے دین کے لئے مامور کیا گیاہے- آپ نے حضرت اقدس کے بارہ میں فرمایا-

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

آپ نے حضرت اقدس کومجدد وقت اور طالبان سلوک کے لئے کبریت احمر اور سنگ دلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرین دین حق کے لئے سیف قاطع اور حجۃ بالغہ قرار دیا-

خودنوشت احوال

آپ اپنی کتاب ''طب روحانی'' میں اپنے احوال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں-:-

'' اس ناکارہ جہان منشی احمد جان دہلوی ثم لدھیانوی بخشے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کواور ڈھانکے عیبوں کو- آٹھ نو برس کی عمر سے طلب خدا اور یاد الٰہی کا شوق تھا- جہاں اس راہ کا مذکور ہوتا وہاں بیٹھتا اور جس جگہ کسی بزرگ کوسنتا وہاں جاتا- خلوت وتنہائی میں گریہ و زاری کرتا اور جناب باری میں ملتجی ہوتا کہ یارب العالمین سیدھی راہ دکھا اور گمراہی سے بچا- نہ کاروبار میں دل لگتا نہ نکاح کرنے کو جی چاہتا- حتیٰ کہ چالیس برس کی عمر تک عالم تجرید میں بزرگوں کی خدمت میں پھرا کیا اور بہت کاملوں کی خدمت بابرکت میں استفادہ کیا- چنانچہ بعد انتقال حضرت قبلہ عالم خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے مکان شریف رتر چھتر میں غوث صمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید امام علی شاہ - نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچا اور بارہ چودہ برس تک خاک بوس آستان فیض ترجمان رہا- حضرت کی جناب سے اجازت نامہ عنایت ہوا اور طالبان خدا کی ہدایت کے واسطے ارشاد فرمایا- چالیس برس کی عمر میں کدخدائی کی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا- صدہا طالبان خدا کا رجوع ہوا- ہدایت کا رستہ جاری کیا باوجود ناقابلیت کے اس وقت تک کہ 1295ھ ہیں بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لدھیانہ میں اسی ذوق وشوق میں طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرا اور میرے متعلقوں اور دوستوں کا خاتمہ بخیر کرے اور اعلیٰ درجہ کو پہنچاوے اور صالحوں کے ساتھ مارے اور حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کرے-''

حضرت اقدس سے تعارف

اور براہین احمدیہ پر ریویو

حضرت پیر افتخار احمد صاحب خلف الرشید حضرت صوفی احمد جان کے خودنوشت سوانح از رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 1 تا 6 (غیر مطبوعہ) کے مطابق حضرت صوفی احمد جان صاحب کا تعارف بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اس وقت ہوا جب ''براہین احمدیہ'' کے پہلے تین حصے شائع ہوئے تھے- حضرت صوفی صاحب نے جب ان تین حصوں کو پڑھا تو آپ کے دل میں حضرت اقدس سے گہری عقیدت و ارادت پیدا ہوگئی- اور آپ کی زبان سے بے اختیار یہ شعر جاری ہوا-

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت صوفی صاحب نے ''اشتہار واجب الاظہار'' کے نام سے ''براہین احمدیہ'' کے متعلق ایک مفصل ریویو شائع کیا جس میں بڑے دلآویز الفاظ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا:-

'' عالی جناب فیض رسان عالم' معدن جود وکرم' برگزیدہ خاص و عام حضرت مرزا غلام احمد صاحب دام برکاتہم رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب نے ایک کتاب مسمی براہین احمدیہ سلیس اردو زبان میں جس کی ضخامت قریب تین سو جز کے ہے- چاروں دفتر جو کہ قریباً 35 جزو ہیں نہایت خوشخط چھپ بھی گئے ہیں اور باقی وقتاً فوقتاً چھپتے جائیں گے اور خریداروں کے پاس پہنچتے رہیں گے- یہ کتاب دین (حق) اور نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی' آریہ' نیچریہ' ہنود اور برہمو سماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف (دین) کو از روئے تحقیق رد کرتی ہے- حضرت مصنف نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے کہ اگر کوئی مخالف (دین حق) یا مکذب .... تمام دلائل یا نصف یا خمس تک بھی رد کردے تو مصنف صاحب اپنی جائیداد دس ہزار روپے کی اس کے نام منتقل کردیں گے- چنانچہ یہ اشتہار براہین احمدیہ کے حصہ اول میں درج ہے- یہ کتاب مشرکین ومخالفین (دین) کی بیخ وبنیاد کو اکھاڑتی ہے اور اہل (دین) کے اعتقادات کو ایسی قوت بخشتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور (دین) کیا نعمت عظمیٰ ہے اور قرآن شریف کیا دولت ہے اور دین محمدی' کیا صداقت ہے اور آیات قرآن مجید کا اس کتاب میں اپنے اپنے موقعوں پر حوالہ دیا گیا ہے- 20 سپارہ کے قریب ہیں- منکروں کو معتقد اور سست اعتقادوں کو چست اور غافلوں کو آگاہ مومنوں کو عارف کامل بناتی ہے- اور اعتقادات قویہ (دینیہ) کی جڑ قائم کرتی ہے اور جو وساوس مخالف پھیلاتے ہیں ان کو نیست ونابود کرتی ہے- اس چودھویں صدی کے زمانہ میں کہ ہر ایک مذہب و ملت میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے......... - ایک ایسی کتاب اور ایک ایسے مجدد کی بے شک ضرورت تھی جیسی کہ کتاب براہین احمدیہ- اس کے مولف جناب مخدومنا مولانا میرزا غلام احمد صاحب دام فیوضہ ہیں جو ہر طرح سے دعویٰ (حق) کو مخالفین پر ثابت کرنے کے لئے موجود ہیں- جناب موصوف عامی علماء اور فقراء میں سے نہیں بلکہ خاص اس کام پر منجانب اللہ مامور اور ملہم اور مخاطب الٰہی ہیں- صدہا سچے الہام اور مخاطبات اور پیشگوئیاں اور رویاء صالحہ اور امر الٰہی اور اشارات اور بشارات اجراء کتاب اور فتح ونصرت اور ہدایات امداد کے باب میں زبان عربی اردو فارسی انگریزی وغیرہ میں ہیں- حالانکہ مصنف صاحب نے ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں پڑھا- چنانچہ صدہا مخالفین (دین) کی گواہی سے ثابت کرکے کتاب میں درج کئے گئے ہیں جن سے بخوبی صداقت پائی جاتی ہے اور یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مصنف صاحب بے شک امر الٰہی سے اس کتاب کو لکھ رہے ہیں اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (-)

.... مصنف صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد اور مجتہد اور محدث اور کامل مکمل افراد امت میں سے ہیں- ایک دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اسی کی تائید میں ہے- اس موقعہ پر اشعار فارسی (مندرجہ براہین احمدیہ پہلی فصل (روحانی خزائن جلد اول صفحہ 339 تا 341- ناقل) جن کو پڑھ کر ناظرین خود جناب ممدوح کا مرتبہ دریافت فرمالیں گے اور یقین ہے کہ خلوص دل اور صدق عقیدت سے یہ شعر زبان حال سے فرمائیں گے کہ ۔

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

سن شریف حضرت کا قریباً چالیس یا پینتالیس ہو گا- اصلی وطن اجداد کا قدیم ملک فارس معلوم ہوتا ہے نہایت خلیق' صاحب مروت وحیاء جوان رعنا' چہرہ سے محبت الٰہی ٹپکتی ہے- اے ناظرین میں سچی نیت اور کمال جوش صداقت سے التماس کرتا ہوں کہ بے شک وشبہ جناب میرزا صاحب موصوف مجدد وقت اور طالبان سلوک کے لئے کبریت احمر اور سنگ دلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرین (دین) کے واسطے سیف قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجۃ بالغہ یقین جانو کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا- آگاہ ہو کہ امتحان کا وقت آ گیا ہے اور حجت الٰہی قائم ہو چکی ہے اور آفتاب عالمتاب کی طرح بہ دلائل قطعیہ ایسا ہادیٔ کامل بھیج دیا ہے کہ سچوں کونور بخشے اور ظلمات وضلالت سے نکالے اور جھوٹوں پر حجت قائم کرے-''

(''تاثرات قادیان'' صفحہ 64 تا 68 مرتبہ ملک فضل حسین صاحب)

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب......... بیان فرماتے ہیں:-

''براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد اگر آپ کے پاس کوئی مرید ہونے کو آتا تو آپ فرماتے ''سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرو-''

(انعامات خداوند کریم مولفہ پیر افتخار احمد صاحب صفحہ 7)

حضرت اقدس کی زیارت

''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کے زمانہ ہی میں لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے علاوہ دیگر سعید روحوں کا گروہ حضرت اقدس کے عقیدت

مندوں میں شامل ہو چکا تھا۔ جس میں سرفہرست حضرت قاضی خواجہ علی صاحب، حضرت نواب علی محمد صاحب آف جھجر، حضرت مولانا عبدالقادر صاحب (والد محترم حکیم محمد عمر صاحب)، حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب تھے۔

ان سب بزرگوں کے بار بار کے اصرار پر حضرت مسیح موعود 1884ء کی پہلی سہ ماہی میں لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب نے اپنے مریدوں کو کہا ہوا تھا کہ حدیث میں "مامور زمانہ" کا حلیہ موجود ہے اس لئے اگرچہ میں نے حضرت کی پہلے زیارت نہیں کی پھر بھی میں آپ کو ازخود پہچان لوں گا چنانچہ آپ اپنے چند مریدوں کے اور دونوں بیٹوں پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب کے ساتھ حضرت اقدس کے استقبال کے لئے لدھیانہ اسٹیشن پر تشریف لائے۔ مولوی قطب الدین صاحب (مرید صوفی احمد جان صاحب) کے بقول جب حضرت صوفی صاحب کی نظر حضرت اقدس پر پڑی تو بے اختیار آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے

"ھذا لیس وجہ کاذب" یعنی یہ جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں۔

حضرت اقدس کے قیام لدھیانہ کے دوران حضرت صوفی صاحب کو آپ کی مہمان نوازی کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کی مجالس عرفان میں نہایت اخلاص وارادت کے ساتھ دوزانو ہو کر باادب بیٹھتے اور عقیدت مندوں کی طرح آپ کے کلمات سنتے اور فیض حاصل کرتے رہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 46 تا 55)

حضرت اقدس کا ایک عارفانہ مکتوب آپ کے نام

حضرت اقدس کے مندرجہ ذیل مکتوب سے محبت واخلاص کا تعلق نمایاں نظر آتا ہے۔ لکھتے ہیں۔

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد ہذا المخدوم کے دونوں عنایت نامے اشتہار پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ جزا الخیرا۔ خداوند کریم آپ صاحبوں کی کوشش میں برکت ڈالے اور آپ کو وہ اجر بخشے جو آپ کی جناب میں باہر ہو۔ آں مخدوم نے اس عاجز کو جو کچھ اپنی نسبت لکھا ہے وہ عاجز کے دل میں ہے۔ مشت خاک کی کیا حقیقت ہے کہ کچھ دعویٰ کرے یا زبان پر لاوے لیکن اگر خداوند کریم نے چاہا اور توفیق بخشی تو حضرت احدیت میں عاجزانہ دعا کروں گا آپ اپنے کام میں جہاں تک ممکن ہو سرگرمی سے متوجہ ہوں کیونکہ ایسی محبت متحقق ہوتی ہے اور حصہ چہارم کے صفحہ 519 میں ایک الہام یہ ہے (-) یہ الہام اگرچہ بصورت ماضی ہے لیکن اس سے استقبال مراد ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ خداتعالیٰ تم پر احسان کرے گا۔ اور تمہارے دوستوں سے نیکی کرے گا اور پھر حصہ سوم صفحہ 242 میں یہ الہام ہوا (-) اس کے بھی اس جگہ یہی معنی ہیں کہ جو لوگ ارادت سے رجوع کرتے ہیں ان کا عمل مقبول ہے اور ان کے لئے قدم صدق ہے پھر صفحہ 241 میں ایک الہام ہے۔ (-) یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے سو ان سب الہامات کی خوشنودی حضرت احدیت کے ان مومنوں کی نسبت سمجھی جاتی ہے جن کو خدا نے اس طرف رجوع بخشا ہے اس سے زیادہ ذریعہ حصول سعادت اور کوئی نہیں کہ جو مرضی مولیٰ ہے اس کے موافق کام کیا جائے اور مولیٰ کریم کی ایک نظر عنایت انسان کے لئے کافی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ جو اخوان مومنین اس بات کے لئے توفیق دیئے گئے ہیں کہ جو انہوں نے صدق دل سے اس احقر عباد کا انصار ہونا قبول کر لیا ہے ان کے لئے حضرت احدیت میں بڑے بڑے اجر ہیں اور میں اجمالی طور پر ان کو عجیب نور سے منور دیکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ نہایت ہی سعید ہیں اور دنیا کی روشنی ہیں ایک الہام (براہین) حصہ چہارم کے صفحہ 55 اخیری سطر میں درج ہے (-) یہ الہام اس کثرت سے بار بار ہوا تھا کہ جس کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے اس میں بھی انواع اقسام کے برکات کا وعدہ ہے۔ غرض کریم میزبان سب کو اپنی طرف بلاتا ہے کہ جب اس کے طعام کا بندوبست کر لیتا ہے اور وہی لوگ اس کے خوان نعمت پر بلائے جاتے ہیں۔ جن کو اس عالم الغیب نے اپنی نظر عنایت سے چن لیا ہے۔ سو جن کو اس نے پسند کر لیا ہے ان کو وہ رد نہیں کرے گا اور ان کی خطیات کو معاف فرما دے گا اور ان پر راضی ہو گا کیونکہ وہ کریم و رحیم اور بڑا وفادار اور نہایت ہی محسن مولیٰ ہے (-)

والسلام 6 مارچ 1884ء مطابق 7 جمادی الاولیٰ 1301ھ: مطبوعہ الحکم قادیان 19 مئی 1899ء صفحہ 2 کالم 1-2)

1885ء میں سفر حجاز

1885ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب حضرت مسیح موعود کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا:۔

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک کی انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں۔"

نیز یہ ہدایت فرمائی کہ:۔

"آپ پر یہ فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل وتغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں۔"

چنانچہ حضرت صوفی صاحب نے مندرجہ ذیل دعا حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں 9 ذی الحجہ 1302ھ بمطابق 19 ستمبر 1885ء کو میدان عرفات میں پڑھی آپ کے پیچھے اس وقت ان کے 20'22 خدام اور عقیدت مند تھے۔ جن میں حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب مجاہد ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی اور حضرت صوفی صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب............ بھی شامل تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود کا مکتوب اپنے مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

تاریخی دعا کے الفاظ

اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے۔

"اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطایات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور ورحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت (دین) مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک (دین) کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کی مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام و برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین۔"

(الحکم 13/6۔ اگست 1898ء صفحہ 13-14)

حضرت صوفی احمد جان صاحب کی وفات

حضرت صوفی احمد جان صاحب جب وسط دسمبر 1885ء میں زیارت کعبہ اور حج کی برکات سے فیضیاب ہو کر واپس لدھیانہ آئے تو اچانک سخت بیمار ہو گئے اور 27 دسمبر 1885ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی اچانک وفات کا سن کر حضرت اقدس تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحب کے بیان کے مطابق حضرت اقدس نے تھوڑی دیر قیام فرمایا اور صوفی صاحب کی محبت، اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے پھر مع حاضرین دعا فرمائی۔ (رجسٹر روایات جلد ہفتم صفحہ 3-4)

آپ کی سیرت اور اخلاق

آپ نہایت پاکباز اور روحانی بصیرت رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ کے مریدوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے روحانی کمالات اور توجہ کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ آپ کی دینی عظمت ومقام کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ لدھیانہ کے بڑے بڑے علماء مثلاً مولوی محمد صاحب لدھیانوی وغیرہ بھی ان کے مریدوں میں شامل تھے۔ آپ کو مجمع فیوض سبحانی منبع علوم روحانی قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین صوفی باصفا زاہد اتقی فیاض زمان مسیحائے دوراں کے خطابات سے یاد کیا جاتا تھا۔

حضرت مسیح موعود کی نظر میں آپ کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کی دوسری شادی حضرت مسیح موعود کی کوشش سے مارچ 1889ء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کی دختر حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ......... سے ہوئی۔ اس رشتہ کی تجویز دیتے ہوئے حضرت اقدس نے حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کو ایک خط لکھا جس میں حضرت صوفی احمد جان صاحب......... کے بارے میں لکھا۔

"اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں۔ منشی صاحب اصل میں متوطن دہلی کے تھے۔ شاید ایام مفسدہ 1857ء میں لودہانہ آ کر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی نہایت بزرگوار خوبصورت، خوب سیرت، صاف باطن، متقی، باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے کسی قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان سے منحرف بھی ہو گئے مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا اخیر تک نبھایا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے خدمت کرتے رہے اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل وجان ساعی رہے اور پھر حج کی تیاری کی اور جب کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا جاتے وقت پچیس روپے بھیجے اور ایک لمبا اور دردناک خط لکھا جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا۔ اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت وخوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھیں مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 52 تا 54)

مطالبات تحریک جدید کی غرض

☆حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو خداتعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔"

(مطالبات صفحہ 12)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بشریٰ طیبہ صاحبہ

مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب

مکرم صاحبزادہ بریگیڈیئر ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آف لاہور نے 8 جون 2002ء کو وفات پائی اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے تھے آپ آنکھوں کے امراض کے ماہر ڈاکٹر تھے آپ نے ایک لمبا عرصہ پاک فوج میں بھی خدمات انجام دیں اور بریگیڈیئر کے عہدے پر آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی۔ بعد ازاں آپ نے لاہور میں آنکھوں کے علاج کا اپنا کلینک کھولا جہاں لوگ دور دراز سے اپنی آنکھوں کے علاج کے لئے آتے تھے آپ مریضوں سے بہت عمدہ سلوک کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاص فضل سے دست شفا بھی عطا کیا تھا۔ آپ آنکھوں کے امراض کے ماہر سرجن بھی تھے آپ نے ہفتہ میں ایک دن اتوار غریب و مستحق لوگوں کے لئے مفت اور فری علاج کا مقرر کیا ہوا تھا دور دور سے مریض آپ کے پاس علاج کے لئے آتے تھے آپ کے ہاتھوں اکثر مریض شفایاب ہوتے آپ کے حسن سلوک اور احسن طریقہ علاج پر لوگ بعد ازاں خراج تحسین دیتے آپ کے حسن اخلاق کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا آپ نہایت حلیم اور منکسر المزاج تھے۔ غریب امیر سب سے حسن سلوک تھا بری سے بری حالت کے مریض کو پوری توجہ سے دیکھتے اور قطعاً گھبراتے نہ تھے۔

ایک مرتبہ آپ ربوہ کے قیام کے دوران ایک مریضہ کو دیکھ رہے تھے جس کو شدید کھانسی اور فلو تھا آپ نے چیک کرنے کے لئے اسے منہ کھولنے کو کہا اس نے منہ کھولتے ہی آپ کے منہ پر کھانس دیا قریب ہی آپ کی بیگم صاحبہ تھیں انہیں سخت گھبراہٹ ہوئی اور پریشان ہو گئیں مگر آپ نے نہ کسی پریشانی کا اظہار کیا اور نہ برا منایا۔ نہایت نرم مزاج اور رحم دل انسان تھے ایک قول ہے کہ اچھے معالج کا حسن سلوک مریض کی آدھی شفا ہوتی ہے۔

آپ اپنے ماتحتوں اور خادموں سے بھی حلم و نرمی کا برتاؤ کرتے تھے کبھی کسی خادم یا نوکر کو ڈانٹتے یا جھڑکتے نہیں دیکھا دھیمی آواز میں بات کرتے تھے۔

خاکسارہ نے اوائل عمر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو دیکھا ہوا تھا کبھی کبھی اپنے بزرگوں کے ساتھ ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوتے۔ حضرت میاں صاحب بہت ہی حلیم مزاج تھے ہر چھوٹے بڑے امیر غریب سے شفقت اور رحم کا برتاؤ کرنے والے تھے ان کی طبیعت میں انتہائی عاجزی اور خاکساری تھی چھوٹوں سے محبت و رحم کا سلوک بڑوں کا احترام۔ میری بڑی ہمشیرہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ملنے گئے تو ایک سادہ سی دیہاتی خاتون آپ کے کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی آپ کو اپنے بارے میں کچھ بتا رہی تھی حضرت میاں صاحب نے اس خاتون کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ ہماری جمعدارنی ہوا کرتی تھی آج ملنے کے لئے آئی ہے دیکھئے کیسا اعلیٰ اخلاق ہے دوسرے مہمانوں اور ملاقاتیوں کے برابر اسے بھی کرسی پر بٹھایا گیا۔ بحیثیت انسان کوئی امتیاز یا فرق نہیں کیا گیا۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب میں اپنے محترم بزرگ والد صاحب کے خوبصورت اخلاق و کردار کی جھلک نظر آتی تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نہ صرف اپنے پیشہ اور فن میں باکمال تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے بھی مصداق تھے تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر ہے اور حسن سلوک کرنے والا ہے۔

آپ بہترین شوہر اور بہترین باپ تھے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں سے اور اپنی بیوی سے بہت ہی محبت و احترام کا سلوک کرتے تھے گھر میں ان کی بیگم صاحبہ حاکم و بادشاہ تھیں انہوں نے ان کی زندگی میں ساری زندگی موسم بہار میں وقت گزارا ہے اتنی لمبی بہاریں خوش نصیب انسانوں کو ملتی ہیں نہ کبھی بچوں کو ٹوکتے اور ناراض ہوتے دیکھا اور نہ کبھی بیگم صاحبہ کو کسی بات سے روکتے یا ٹوکتے تھے۔

آپ کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اپنے بچوں سے بہت ہی محبت اور شفقت کرتے تھے ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کا خیال رکھتے تھے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اپنے بچوں کو بھی پوری توجہ دیتے آپ نے اپنی بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا۔

آپ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بھتیجے اور چھوٹے داماد تھے آپ اپنے بزرگوں کا بہت احترام کرتے تھے آپ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا بے حد خیال رکھتے تھے ان کے علاج کی طرف خود بھی توجہ دیتے اور دیگر ڈاکٹروں کو معائنہ اور تشخیص کے لئے بھی بلواتے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اکثر گرمیوں کے موسم میں ان کے پاس چلی جاتی تھیں۔

گرمیوں کا موسم تھا ایک مرتبہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ربوہ میں تھیں آپ کی طبیعت بھی خراب تھی۔ شاید اس وجہ سے آپ نے کہیں جانے کا خیال نہ کیا۔ خاندان کے بعض افراد اس موسم میں چھٹیاں گزارنے کے لئے ٹھنڈے اور سرد مقامات پر چلے گئے۔ میں ان ایام میں لاہور گئی اور ان کی بیگم صاحبہ کو ان حالات سے آگاہ کیا اگلے روز چھٹی لے کر اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ بذریعہ کار ربوہ پہنچ گئے اور دو دن کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو لے کر لاہور واپس چلے گئے اس گرم موسم میں اپنے پاس رکھا ان کی صحت و علاج کا بہت خیال رکھا اس مرتبہ باوجود تکلیف کے وہ ربوہ سے باہر جانا نہیں چاہتی تھیں مگر آپ نے کہا میں آپ کو یہاں اکیلے نہیں رہنے دوں گا اس حال میں کہ آپ کی طبیعت بھی اچھی نہیں ہے۔ ایک فرمانبردار بیٹے کی طرح ان کا خیال بھی رکھتے اور احترام بھی بہت کرتے تھے۔

آپ جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی فضل عمر ہسپتال میں ڈیوٹی دیتے اور مقررہ اوقات میں آنکھوں کے مریضوں کا معائنہ کرتے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت انسانیت بجا لاتے۔ اس رنگ میں کہ امیر و غریب سب آپ سے مستفید ہوتے اور مفت و فری علاج حاصل کرتے۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعود کی برکت ہے کہ آپ کے پیارے محض اللہ تعالیٰ کی محبت و خوشنودی میں اپنے اوقات اپنے اکرام سب خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کئے ہوئے ہیں اور یہ وہ انسان ہیں جو بغیر نمود و نمائش کے خدمت خلق کی شاہراہوں پر پوری حیات گامزن رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی برکات و افضال کی بارش ان پر برستی رہے اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے والے اور بھی پیدا ہوں۔

تعارف کتب

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب

نام کتاب: حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب
مؤلف: احمد طاہر مرزا
ناشر: خدام الاحمدیہ پاکستان
تعداد صفحات: 236

زیر تبصرہ کتاب حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نانا جان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے سیرۃ و سوانح، آپ کی اولاد کے بارہ میں کوائف اور آپ کی روایات پر مشتمل ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ "ہم کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔ یہ بہشتی کنبہ ہے۔"

حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کا تعلق کلر سیداں ضلع راولپنڈی کے معروف سادات خاندان سے تھا۔ آپ 1862ء میں پیدا ہوئے۔ میڈیکل کالج لاہور سے تعلیم پائی اور پھر رعیہ خاص ضلع نارووال میں اسسٹنٹ سرجن کے طور پر تقریباً 27 سال خدمت کی توفیق پائی۔ 1901ء میں قادیان میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور مختلف انواع سے اپنے اخلاص کا مظاہرہ فرمایا۔ آپ کی صاحبزادی حضرت مریم بیگم صاحبہ حضرت مصلح موعود کے عقد میں آئیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ مستقل طور پر قادیان میں فروکش ہو گئے اور نور ہسپتال قادیان میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ 1937ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ حضرت سیدۃ النساء بیگم بھی رفیقہ تھیں اور آپ کی اولاد میں حضرت ام طاہر کے علاوہ حضرت سیدہ زینب النساء بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب، حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب (والد حضرت مہر آپا صاحبہ)، حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب اور محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب شامل ہیں۔

زیر نظر کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے پہلے میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے ابتدائی حالات زندگی جبکہ دوسرے میں سیرت و اخلاق کا بیان ہے اور تیسرے باب میں آپ کی اولاد کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ باب چہارم حضرت ام طاہر کی سیرت و سوانح پر مشتمل ہے۔ باب پنجم کا عنوان اعلام الٰہی کا ظہور ہے۔ چھٹا باب حضرت ڈاکٹر صاحب کی روایت اور ذکر حبیب حضرت مسیح موعود پر مشتمل ہے۔ ساتویں باب میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی وصیت درج ہے جو آپ نے اپریل 1927ء میں فرمائی تھی اس میں آپ نے اپنی اولاد کو تربیتی، اخلاقی اور دینی امور کے بارہ میں زریں نصائح فرمائی ہیں۔

آپ کی سیرت کا مطالعہ یقیناً ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ جہاں مفید معلومات ملیں گی وہاں روحانی ترقی کا موجب بھی بنے گا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

معرفت الٰہی کا کامل دروازہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہزار ہزار شکر اس قادر مطلق کا جس نے انسان کی روح اور ہر یک مخلوق اور ہر ذرہ کو محض اپنے ارادہ کی طاقت سے پیدا کر کے وہ استعدادیں اور قوتیں اور خاصیتیں ان میں رکھیں جن پر غور کرنے سے ایک عجیب عالم عظمت اور قدرت الٰہی کا نظر آتا ہے اور جن کے دیکھنے اور سوچنے سے معرفت الٰہی کا کامل دروازہ کھلتا ہے۔ اسی قادر توانا کی مدح اور حمد میں محو رہنا چاہئے جس کی ایجاد کے بغیر کوئی ایک چیز بھی موجود نہیں ہوئی وہی ایک ذات عجیب الحکمت و عظیم القدرت ہے جس کے فقط حکمی طاقت سے جو کچھ وجود رکھتا ہے پیدا ہو گیا۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن صفحہ 50، 51)

مظاہر قدرت کی عظمتیں

کائنات کی وسعت۔ کہکشائیں، بلیک ہول، ہماری زمین

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ کی عظمت وجبروت کا کچھ اندازہ کرنے کے لئے اس کی تخلیق کردہ کائنات اور اس میں جلوہ فرما مظاہر قدرت کی وسعتوں اور طاقتوں کا کچھ ادراک بھی ہمیں بہت کچھ آگہی عطا کرسکتا ہے۔ جس وسیع وعریض زمین پر ہم رہتے ہیں وہ آٹھ ہزار میل کے قطر کا ایک گولہ ہے۔ اس کی اندرونی پلیٹوں کے باہم ٹکرانے اور رگڑ کھانے کے نتیجہ میں جو سلوٹیں پڑ جاتی ہیں ان سے پانچ میل سے زیادہ اونچائی والے کوہ ہمالیہ جیسے پہاڑ اور سات میل گہرے بحرالکاہل کے نشیب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے اندر جوں جوں گہرائی میں جائیں حرارت کی شدت بڑھتی جاتی ہے (انسان اب تک تیل کی تلاش میں کی جانے والی کھدائی کے نتیجہ میں صرف پانچ میل گہرائی تک جا سکا ہے) یہاں تک کہ صرف ساٹھ میل کی گہرائی میں درجہ حرارت 2200 سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے اور یہاں وہ میگما چیمبر Magma Chamber واقع ہیں جہاں پتھر لوہا وغیرہ مائع شکل میں موجود رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً آتش فشاں پہاڑوں کے دہانوں سے پھوٹ کر ابلتا رہتا ہے (یاد رہے صرف 100 درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت پر پانی ابلنے لگتا ہے۔ دہکتے ہوئے تندور کا اندرونی درجہ حرارت 400 سنٹی گریڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے جب کہ سٹیل مل جہاں لوہا فولاد وغیرہ مائع شکل میں پگھلایا جاتا ہے اس کا اندرونی درجہ حرارت 1600 سے زیادہ نہیں ہوتا) زمین کی اور زیادہ گہرائی میں جائیں تو چار ہزار میل نیچے اس کے مرکز میں درجہ حرارت 5000 سنٹی گریڈ پر پہنچ جاتا ہے۔

کائنات کی وسعت

ہمارا سورج جو کائنات کے دیگر سورجوں کے مقابل پر ''زرد بونا'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (زرد اس کے درجہ حرارت کی کمی کی وجہ سے اور بونا اس کی جسامت کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے) اپنے اندرونی مرکز میں ایک کروڑ چالیس لاکھ سنٹی گریڈ کی حرارت لئے ہوئے ہے! اس سے آپ دیگر پورے سائز اور پوری توانائی کے سورجوں کی کیفیت کا اندازہ لگالیں۔ جس طرح زمین کی کشش ثقل کے نتیجہ میں اڑھائی لاکھ میل دور واقع چاند زمین کے گرداگرد گردش کرنے پر مجبور ہے۔ اسی طرح ہماری زمین سورج سے نو کروڑ میل دور ہونے کے باوجود اس کے گرد گردش کرنے پر مجبور ہے۔ اور ابھی یہ زمین سورج کے گرد فاصلہ کی ترتیب سے واقع تیسرا سیارہ ہے۔ ہر سیارہ ترتیب وار سورج سے نسبتاً کروڑوں میل زیادہ دور ہوتا چلا جاتا ہے اور جوں جوں سورج سے دوری پر جائیں یہ فاصلہ بہت زیادہ نسبت سے بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخری سیارہ پلوٹو کا سورج سے فاصلہ کروڑوں کی بجائے اربوں میل میں چلا جاتا ہے۔ تو یہ ہے ایک زرد بونا نامی چھوٹے سے سورج کے نظام شمسی کی وسعت۔ یعنی اربوں میل تک اس کی کشش ثقل کام کررہی ہے۔ نو سیارے (جن میں کچھ زمین سے کئی گنا بڑے سائز کے ہیں) اور بے شمار ان سیاروں کے گرد گھومنے والے ہمارے چاند جیسے چاند۔ (صرف ایک سیارہ کے گرد 23 کی تعداد میں چاند دریافت کئے جا چکے ہیں) تو گویا اربوں میل کا دائرہ رکھنے والا ایک چھوٹا سا نظام شمسی وہ ہے جس کا حصہ ہماری زمین ہے۔ اب جس طرح سورج اور اس کے طفیلی سیارہ (جو اس کی روشنی اور حرارت پر قائم ودائم ہے) کا درمیانی فاصلہ اربوں میل تک ہے۔ اسی طرح ایک سورج اور دوسرے سورج کا درمیانی فاصلہ اس قدر زیادہ ہے کہ میلوں میں حساب لگانے کیلئے ہماری گنتی کے تمام اعداد ختم ہو جاتے ہیں لیکن ابھی ہم اس فاصلہ کے عشر عشیر تک بھی نہیں پہنچے ہوتے۔ لہٰذا ہمیں نوری سال کی اکائی میں حساب کرنا پڑتا ہے۔ ایک نوری سال کا مطلب ہے یہ

186282x365x24x60x60 میل۔ تو

ہم کہتے ہیں ہمارے سورج سے آگے دوسرا سورج اتنے کروڑ نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے۔

کہکشائیں

جس طرح ہمارا سورج اپنے سیاروں کے ساتھ مل کر نظام شمسی کا ایک گروپ بناتا ہے۔ اسی طرح لاتعداد سورج باہم مل کر ایک گروپ بناتے ہیں جسے کہکشاں کہا جاتا ہے۔ ہمارا سورج جس کہکشاں کا حصہ ہے اسے Milky Way کہا جاتا ہے اور یہ ابھی چھوٹی کہکشاؤں میں سے ایک ہے۔ اس سے کئی گنا بڑی کہکشائیں موجود ہیں۔ اور جس طرح زمین سے سورج کے فاصلہ کے مقابل پر دو سورجوں کا باہمی فاصلہ لاکھوں گنا زیادہ ہے اسی طرح دو کہکشاؤں کا باہمی فاصلہ دو سورجوں کے باہمی فاصلہ سے کروڑوں گنا زیادہ ہے۔ اور ان سورجوں اور ان کے باہم ملنے سے پیدا ہونے والی کہکشاؤں کی تعداد کے بارے میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ تمام روئے زمین پر پائے جانے والی سمندروں کے کناروں پر موجود ریت کے ذرات کو ایک جگہ جمع کردیا جائے تو ان کی تعداد کے برابر سورجوں کی تعداد ہے اور اس ریت کے پہاڑ میں سے ایک ذرہ اٹھا لیا جائے تو وہ ہمارا سورج ہوگا اور اس ذرہ میں آگے ہماری زمین کا حصہ کیا ہوگا؟ اس کا اندازہ آپ خود لگالیں اور ابھی ہم نے کائنات کی کل وسعت کے بارے میں پوری بات ہی نہیں کی۔ ایک تو یہ کے ہر ایک سورج کائنات کی وسعتوں میں دوسرے سورجوں سے اس قدر دور ہے جیسے ایک بحری جہاز یکہ وتنہا پانچ ہزار میل چوڑے بحرالکاہل میں محو سفر ہو۔ اور ان گنت سورجوں کے باہم ملنے سے پیدا ہونے والی ان گنت کہکشائیں ہر آن پھیلتی جا رہی ہیں اور عظیم سے عظیم تر وسعت اختیار کئے جا رہی ہیں اور اس تمام کچھ کے باوجود خلا کی وسعتوں میں اس قدر گنجائش باقی ہے کہ مسلسل نئی نئی عظیم سے عظیم کہکشائیں جنم لے رہی ہیں اور خلائے بسیط کی پنہائیوں میں اس قدر گیسوں اور غبار کا خام مال معلق ہے اور ایسی عظیم کشش ثقل کے مراکز واقع ہیں کہ اس خام مال کے انتہائی زبردست دباؤ کے نتیجہ میں جگہ جگہ سکڑ کر نئے نئے سورج اور ان سورجوں سے کہکشائیں بنتی جا رہی ہیں۔

بلیک ہول

ان سب سے بڑھ کر وہ عظیم بلیک ہول جس کے اندر سے ایک دھماکے کے ساتھ یہ سارا خام مال نکل کر خلا کی وسعتوں میں پھیلنے لگا تھا اس دھماکہ کی شدت کیا ہوگی کہ جس کی طاقت کے نتیجہ میں ارب ہا ارب سال گزر جانے کے باوجود یہ خام مال برابر پھیلتا جا رہا ہے اور ایک وقت وہ آئے گا کہ اپنی انتہا تک پہنچ جانے کے بعد یہ خام مال پھر واپسی کا سفر اختیار کرے گا۔ سورج اور کہکشائیں بکھر کر گیسوں اور غبار کے روپ اختیار کرلیں گی اور اس عظیم بلیک ہول کی بے انتہا کشش کے تحت ایک چادر کی سی چپٹی شکل میں بل کھاتی ہوئی واپس اسی بلیک ہول کی اتھاہ پنہائیوں میں گم ہو جائے گی۔ اور یہ وہ وقت ہوگا جیسا کہ قرآن کریم میں خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن ہم اس کائنات کی صف لپیٹ دیں گے۔ یقیناً یہ کائنات ایک صف کی شکل میں لپیٹی جا کر اپنے انجام کو پہنچے گی۔ اس تمام کچھ سے خداتعالیٰ کی عظمتوں کا کچھ اندازہ کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے کہ وہ ذات کیسی عظمت وجبروت کی مالک ہے جس کے ایک کن فیکون سے یہ بلیک ہول۔ اس کا دھماکہ۔ گیسوں اور گردوغبار کے بادل۔ ان بادلوں سے سورج اور کہکشاؤں کے بننے کا عمل اور اپنی مدت پوری کر چکنے کے بعد ان کا بکھر کر پھر غبار کی صورت میں خام مال بن جانا اور اس خام مال سے نئے سورج اور کہکشاؤں کا جنم لینا اور ارب ہا ارب سال کا ایک دور مکمل ہو کر اور سب کچھ فنا ہو کر پھر دوسرے دور کا آغاز۔ ازل سے ابد تک خداتعالیٰ کی صفت خالقیت کا یہ جلوہ!

سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ۔

ہماری زمین

اب آپ کو اس کائنات کی وسعتوں کے بالمقابل زمین کی ادنیٰ ترین حیثیت کا اندازہ تو کچھ ہو گیا ہوگا۔ لیکن یہ ادنیٰ ترین کرہ زمین بھی اپنی ذات میں اتنی عظمتیں لئے ہوئے ہے کہ انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ کائنات کے اندر ریت کے ایک ذرہ کا حقیر سا حصہ اور یہ توانائیاں! خداتعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو سمٰوٰت کے ذکر کے بعد زمین کی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ تو بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے کہ اتنی عظمتوں کی حامل کائنات کی وسعتوں پر غور کرنے کے بعد اتنی حقیر سی زمین کی تخلیق کی کیا حیثیت ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ لیکن زمین پر موجود زندگی کی مختلف شکلوں کی کارکردگی اور عجائبات پر غور کرنے سے ایک ایسا نیا جہاں سامنے آتا ہے کہ کائنات کی وسعتوں کے بالمقابل تصویر کا دوسرا رخ۔ ننھی سی زمین پر ان گنت اقسام کی ان گنت صلاحیتوں والی مخلوق اور بے شمار قوانین قدرت اپنے اپنے رنگ میں جلوہ نما۔ ایک سے بڑھ کر ایک بے مثال اور حیرت انگیز۔ گویا کائنات کا ایک رخ Macrocosm ہے تو دوسرا Microcosm۔ اور تصویر کے یہ دونوں رخ ہی کسی خالق کی خلقت کی مکمل تصویر کشی کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس مضمون میں مخلوقات کی صلاحیتوں کا ذکر کرنے کی تو گنجائش نہیں ہے۔ صرف چند مظاہر قدرت کی بات کرتے ہیں کہ اس ننھے سے کرہ ارض پر بھی کیسے کیسے زبردست مظاہر قدرت موجود ہیں۔

لباس کی غرض

✿ سادہ زندگی کے مطالبہ کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو۔ لیکن عام طور پر لباس کے عام معنی زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں''۔

(مطالبات صفحہ 32)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب سابقہ نمبر دار چک نمبر 15/D.B اسیر راہ مولا ضلع میانوالی حال ربوہ بعمر 69 سال طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ 14۔ اپریل 2003ء کی صبح وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں بعد از تدفین مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا عاشق حسین صاحب معلم وقف جدید 332 ج۔ ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ لکھتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ حیات بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا افضل الرحمن صاحب آف چک نمبر 49ML ضلع بھکر حال نصیر آباد رحمان ربوہ مورخہ 12۔ اپریل 2003ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز احاطہ صدر انجمن میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 1974ء میں بیعت کی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم نعیم الرشید صاحب مربی و امیر ضلع رحیم یار خان لکھتے ہیں کہ 26 مارچ 2003ء کے الفضل میں خاکسار کے بیٹے کی ولادت کی خبر شائع ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو 20 فروری 2003ء کو عطا فرمایا تھا۔ خاکسار کو نام میں شدید غلطی لگی اور بیٹے کا نام مخلود رشید لکھ دیا۔ جبکہ حضور انور نے نام خلود رشید رکھا ہے۔ خاکسار اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ اور بچے کی صحت وسلامتی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم ہمایوں قیصر صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ شہر کا واقف نو بچہ احمد یحییٰ بعمر 3 سال عید کے روز چھت سے گر کر سخت زخمی ہوا تھا۔ علاج کیلئے لاہور لے جایا گیا مگر مشیت الٰہی کے تحت وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

تربیتی پروگرام خدام الاحمدیہ مقامی

☆ حلقہ دارالصدر شمالی مورخہ 7 تا 9 مارچ 2003ء اختتامی تقریب 15 مارچ مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تھے۔ کل حاضری 130 رہی۔

☆ حلقہ دارالیمن وسطی حمد 14 تا 16 مارچ' اختتامی تقریب کے مہمان مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب ناظر امور عامہ تھے۔ آٹھ خیمہ جات خوبصورتی سے لگائے گئے۔ تین دن اجتماعی طعام کا انتظام۔ حاضری چار صد کے قریب رہی۔

☆ حلقہ دارالرحمت وسطی 23 تا 25 مارچ۔ اختتامی تقریب کے مہمان مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تھے حاضری 150 رہی۔

☆ حلقہ دارالعلوم غربی خلیل 27 تا 29 مارچ مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی تھے۔ کل حاضری 156 رہی' ایک خیمہ بھی لگایا گیا۔

☆ حلقہ دارالعلوم شرقی برکت یکم تا 3۔ اپریل اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب تھے۔ پانچ خوبصورت خیمے بھی لگائے گئے۔ حاضری 230 رہی۔

ولادت

مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ صدر لجنہ باب الابواب نمبر 1 تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ عطیۃ الحلیم صاحبہ اہلیہ طاہر احمد خان صاحب کو مورخہ 21 جنوری 2003ء مقیم کینیڈا کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تابش احمد خان عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ تابش احمد خان مکرم بشیر احمد خان صاحب مرحوم کا پوتا ہے اور مکرم بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم نیشنل بینک کا نواسہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 مارچ 2003ء کو میری بیٹی مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم فرحان احمد خان صاحب کینیڈا کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم بشیر احمد صاحب مقیم کینیڈا کی پوتی اور مکرم بشارت الرحمٰن مرحوم کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو صالح' والدین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسلحہ انسپکٹروں کو معائنہ کی اجازت نہیں دینگے شام نے اعلان کیا ہے کہ اسلحہ انسپکٹروں کو کسی صورت میں اپنی فوجی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت نہیں دینگے۔ شامی وزیر خارجہ نے کہا کہ عربوں سے مل کر مشرق وسطیٰ کو مہلک ہتھیاروں سے پاک کرینگے۔ قاہرہ میں شامی وزیر خارجہ نے مصری صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی اور شامی صدر بشار الاسد کا خصوصی پیغام پہنچایا۔

عراقی صدر شام میں ہیں امریکی سنٹرل کمانڈ نے کہا ہے کہ عراقی صدر شام میں ہیں۔ ٹھوس ثبوت مل گیا تو سرحد کا خیال نہیں رکھیں گے اور سرحد عبور کر لیں گے۔ شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرح نے کہا ہے کہ کسی کو اپنی سرزمین میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ روس نے کہا ہے کہ شام کو عراق نہ سمجھا جائے۔ جرمنی کے ترجمان نے کہا کہ دنیا مشرق وسطیٰ میں ایک نئی جنگ قبول نہیں کرے گی امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران' شام لیبیا اور شمالی کوریا کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔ دہشت گردوں کا پیچھا کرتے ہوئے امریکی کسی ملک میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ ساری دنیا میں دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کا حق ہے۔ شام سے صدام کو پکڑنے کیلئے چھاپہ مار کارروائی کی جائے گی۔

قابض فوج امن کی ضمانت دے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق پر قابض امریکہ اور برطانیہ امن کی ضمانت دیں۔ بہتر مستقبل عراقی عوام کا حق ہے۔

لوٹ مار کم ہو رہی ہے امریکی جنرل ٹومی فرینکس نے کہا ہے کہ عراق میں لوٹ مار کم ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی فوج کی کارروائی سے مطمئن ہوں۔ عراق میں فوجی کارروائی سے اداس ضرور ہوں لیکن اس پر پچھتاوا کوئی نہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر عراقیوں کی مدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ترکی میں طلباء کا مظاہرہ ترکی میں یونیورسٹی کے طلباء نے عراق جنگ کے خلاف مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے "امریکیوں عراق سے نکل جاؤ" حکومت نے مظاہرے پر پابندی لگا رکھی تھی پولیس نے 26 طلباء کو گرفتار کر لیا۔

عراق کا تحفظ یقینی بنائیں یورپی یونین نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ عراق کی تعمیر نو میں مرکزی کردار ادا کرے۔ یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں 15 یورپی ممالک کے دوسرے روز کے اجلاس کے بعد جاری بیان میں اعادہ کیا گیا کہ یورپی یونین بھی عراق کی سیاسی و اقتصادی تعمیر نو میں اپنا اہم مستقبل اور بین الاقوامی برادری میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے بین الاقوامی برادری اس میں اپنا کردار ادا کرے۔ ہمسایہ اتحادی ممالک عراق کے استحکام کیلئے اقدامات کریں۔ اتحادی افواج عراق کے عجائب گھر اور ثقافتی ورثے کو تحفظ فراہم کریں۔ فرانسیسی صدر نے کہا کہ عراق سے زخمیوں کو طیاروں کے ذریعے یورپ لایا جائے گا۔

خاتون میئر بھارتی ریاست گجرات کے دارالحکومت احمد آباد میں ایک مسلمان خاتون انیسہ مرزا شہر کی میئر منتخب ہو گئی ہیں۔ وہ کانگرس جماعت کی ایک سینئر رہنما ہیں۔ انہوں نے حکمران جماعت بی جے پی کے امیدوار کو ہرا کر انتخاب جیتا ہے۔

امریکی افواج فلپائن پہنچ گئیں مسلم علیحدگی پسندوں کے خلاف آپریشن کیلئے امریکی فوجیوں کا ایک دستہ فلپائن پہنچ گیا ہے۔ 450 امریکی فوجیوں پر مشتمل دستہ منیلا کے شمال میں واقع امریکی اڈے پر پہنچا۔

شمالی کوریا کا ایٹمی بحران شمالی کوریا کے ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق بحران کے حل کیلئے امریکہ' شمالی کوریا اور چین کے درمیان سہ فریقی اعلیٰ سطحی مذاکرات 23 سے 25۔ اپریل تک بیجنگ میں ہونگے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کو مذاکرات میں شامل نہ کرنے پر اصرار جاری رکھا تو مذاکرات کا عمل ختم کر دیں گے۔ اور جاپان کی شرکت کیلئے دباؤ ڈالیں گے۔ شمالی کوریا کے پاس 200 ڈبل رینج اور 800 چھوٹی رینج کے میزائل ہیں روس نے کہا ہے کہ سہ فریقی مذاکرات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور تصفیہ میں حصہ لینے کو تیار ہیں۔

نائیجیریا میں سیاسی فضا میں کشیدگی نائیجیریا کی سیاسی فضا کشیدہ ہو گئی ہے۔ 12۔ اپریل کی ووٹنگ کے دوران ضلع اوبی کے ایک پولنگ سٹیشن میں جلے ہوئے بیلٹ پیپرز برآمد ہوئے اور دیواروں پر بھی خون کے نشانات تھے۔ دوبارہ ووٹنگ کروائی گئی جس میں علاقے میں پھیلے ہوئے خوف و ہراس کی وجہ سے ووٹروں نے حصہ نہیں لیا۔

کیوبا کے صدر کو سزا دینے پر غور امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کیوبا میں درجنوں منحرفین کو جیلوں میں بند کرنے پر کیوبا کے صدر فیڈرل کاسترو اور ان کی حکومت کو سزا دینے پر غور کر رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے سرکاری حکام کے حوالے سے لکھا ہے کہ کیوبا کے خلاف جو پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں ان میں نقد ادائیگیوں کی کٹوتی شامل ہے۔

صدام ہلاک ہو چکے ہیں امریکی ٹی وی کے مطابق وائٹ ہاؤس کے چیف آف سٹاف اینڈریو کارڈ نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ صدام حسین امریکی بم حملوں میں ہلاک ہو چکے ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	19۔اپریل	زوال آفتاب	12-08
ہفتہ	19۔اپریل	غروب آفتاب	6-42
اتوار	20۔اپریل	طلوع فجر	4-06
اتوار	20۔اپریل	طلوع آفتاب	5-32

زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی 33 فیصد سستی

وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے خریف سیزن میں زرعی شعبے کیلئے بجلی کی قیمتوں میں 33 فیصد کمی کا اعلان کیا ہے وہ واپڈا ہاؤس آڈیٹوریم میں واپڈا ملازمین کو تقسیم اعزازات کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال گندم کی فصل اچھی ہوئی ہے اور ہم نے کاشتکار کو ریلیف دینے کیلئے آئندہ خریف سیزن میں اسے ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی کی قیمت میں 33 فیصد چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ پیکج چار سے چھ ماہ کیلئے ہوگا اور اس کا اطلاق پورے ملک میں زرعی شعبے پر ہوگا۔ اس رعایت سے پڑنے والے بوجھ کو وفاقی حکومت' پنجاب حکومت اور واپڈا اشتراک کے طور پر برابر برداشت کرینگے۔ انہوں نے کہا میں واپڈا کی کارکردگی سے مطمئن ہوں تاہم اس میں ابھی بہتری کی مزید گنجائش موجود ہے۔

33 فیصد بجلی سستی ہونے سے ایک لاکھ 90 ہزار کاشتکاروں کو فائدہ

وزیراعظم کی طرف سے زرعی شعبے کو خریف سیزن میں بجلی کی قیمت میں 33 فیصد رعایت کے اعلان سے پنجاب' سندھ اور سرحد میں ایک لاکھ 90 ہزار زرعی ٹیوب ویل کے مالک کاشتکاروں کو فائدہ ہوگا۔

اپوزیشن ایل ایف او کی سیاست کرتی رہے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کا بنیادی مقصد عوام کی خدمت کرنا ہے کوئی ایل ایف او کی سیاست جاری رکھ کر عوام کو ان کے بنیادی مسائل سے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو کرتا رہے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جنرل مشرف صدر ہیں اور وہ صدر رہیں گے۔ ملک کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو جنرل مشرف واحد فوجی حکمران ہیں جنہوں نے جو وعدے کئے پورے کئے ہیں آج اپوزیشن جماعتیں ایل ایف او پر واویلا کرنے کے قابل بھی اسی وجہ سے ہوئی ہیں۔ دکھاوے کی سیاست اپوزیشن پر چھوڑ دی ہم عوام کی خدمت کیلئے نکل پڑے ہیں۔

قومی مسائل کے حل کیلئے "ینگ پارلیمنٹیرینز فورم" بنانے کا فیصلہ

نوجوان ارکان پارلیمنٹ نے قومی مسائل کے حل کیلئے اپنا الگ فورم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے "ینگ پارلیمنٹیرینز فورم کہا جائے گا۔ یہ فورم بے روزگاری' صحت عامہ' سماجی برائیوں کے خاتمے اور دیگر قومی مسائل کے حل کیلئے سفارشات تیار کر کے پارلیمنٹ میں پیش کرے گا۔ یہ غیر سیاسی فورم ہوگا۔ جس کا صدر دفتر پارلیمنٹ میں قائم کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ مشاورتی اجلاس میں کیا گیا جو پارلیمنٹ میں منعقد ہوا اس اجلاس کی صدارت وفاقی وزیر پارلیمانی امور نے کی۔ تمام بڑی جماعتوں کے 125 سے زائد ارکان نے مشاورتی اجلاسوں میں شرکت کی۔

وردی کو ایشو بنانے والے ضیاء کابینہ میں وزیر رہے ہیں

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ ایل ایف او آئین کا حصہ ہے اب اس پر کوئی مذاکرات نہیں کر رہے۔ ایم ایم اے خوامخواہ وردی کو ایشو بنا رہی ہے یہ وہی لوگ ہیں جو گیارہ سال تک باوردی ضیاء کابینہ میں وزیر رہے انہوں نے واضح کیا کہ ہم مجلس عمل کو ساتھ لے کر چلیں گے انہوں نے حکومت کے خلاف دھرنا دیا' اپنی صلاحیتوں اور وقت کو ضائع کیا۔ پاکستان بننے سے پہلے بھی ان کی لائن اور لینتھ ٹھیک نہیں تھی اب بھی صحیح نہیں۔ قاضی حسین احمد اور فضل الرحمٰن' اسلام آباد کیلئے موزوں نہیں۔

مداخلت کی اجازت دیں تو انتظامیہ عدلیہ کے فیصلے بدل دے

سپریم کورٹ کے جسٹس چوہدری محمد افتخار نے کہا ہے کہ انتظامیہ کو عدالتی معاملات میں مداخلت کی اجازت دے دی جائے تو عدلیہ کے تمام فیصلوں کو انتظامیہ بدل دے گی۔ یہ ریمارکس قتل کے مقدمے میں ملوث کم عمر بچے کے مقدمے کی سماعت کرتے ہوئے دیئے۔

اقوام متحدہ کا پاکستان کے بارے میں اقتصادی سروے

اقوام متحدہ کے ایشیا اور بحرالکاہل سے متعلق اقتصادی اور سماجی سروے برائے سال 2003ء کے مطابق گزشتہ تین برسوں کے دوران پاکستان کی معیشت میں کافی بہتری آئی ہے اور یہ پہلے کے مقابلے میں اب کہیں زیادہ مستحکم ہے ان تین برسوں میں پاکستان میں افراط زر کی شرح میں کمی ہوئی خام ملکی پیداوار میں اضافہ ہوا' غربت کے خاتمے اور سماجی ترقی کے منصوبوں پر اخراجات میں اضافہ ہوا' بیرونی سرمایہ کاری زرمبادلہ کے ذخائر اور کراچی سٹاک مارکیٹ کے انڈیکس میں بھی اضافہ ہوا۔ اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے انفارمیشن سینٹر میں ایک تقریب میں سروے کے اجراء کے موقع پر ڈاکٹر سرفراز خان قریشی نے کہا کہ گزشتہ تین برسوں میں غیر موزوں ملکی اور بیرونی اقتصادی صورتحال کے باوجود پاکستانی معیشت میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ان تین برسوں میں حکومتی اقتصادی پالیسیاں زیادہ شفاف رہیں جس سے نجی شعبے کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔ اس دوران خام ملکی پیداوار 2001ء میں 2.6 کے مقابلے میں بڑھ کر 2002ء میں 3.6 فیصد رہی غربت میں کمی کے منصوبوں پر اخراجات میں اضافہ ہوا۔ اور یہ 161۔ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اسی طرح افراط زر کی شرح 4.4 فیصد سے کم ہو کر 3.5 تک آ گئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ 10۔ارب ڈالرز سے تجاوز کر گئے غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور یہ 64 کروڑ ڈالرز سے بڑھ کر ایک ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔

صدر کے پارلیمنٹ سے خطاب میں تاخیر

صدر مشرف کے پارلیمنٹ سے خطاب سے گریز نے ایک نئی آئینی بحث شروع کر دی ہے جو دونوں ایوانوں یعنی قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاس کے آئینی جواز سے متعلق ہے۔ اس کے مطابق صدر کے خطاب کے بغیر نہ تو نیا پارلیمانی سال شروع ہو سکتا ہے اور نہ ہی قومی اسمبلی یا سینٹ کے اجلاس طلب کئے جا سکتے ہیں۔

ایل ایف او پر اختلاف سے پارلیمانی نظام کو خطرہ ہے

قومی اسمبلی کے اجلاس میں صدر مشرف کے لیگل فریم ورک آرڈر پر بحث کیلئے حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے پیدا نہیں ہو سکا۔ بی بی سی کے مطابق خدشہ ہے کہ قومی اسمبلی کا صدر مشرف کے خطاب کے بغیر ہوا تو یہ کسی بڑے بحران کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ ایل ایف او پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اختلاف جاری رہا تو شاید پارلیمانی نظام کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

بحران حل کرنے کا بہترین پروگرام یو این چارٹر کے تحت ہے

پاکستان نے بین الاقوامی تنازعات حل کرنے کیلئے اقوام متحدہ کے موثر کردار پر زور دیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے چین کے سرکاری خبر رساں ادارے کو ایک انٹرویو میں کہا کہ بحران حل کرنے کا بہترین پروگرام یو این چارٹر کے تحت ہے اور اقوام متحدہ کو عراق کی تعمیر نو میں مرکزی کردار ادا کرنا چاہئے

موسم گرما کی آمد شروع ہے

آپ اپنے کولروں کی اوور ہالنگ، ان کی مسیں نیز نئے کولر جستی چادر، زنگ سے پاک اور جستی جالی سے تیار شدہ ہر قسم کی گارنٹی کے ساتھ حاصل کریں۔

ہماری پیشکش — تاج روم کولر

موسم گرما سے پہلے نہایت معقول قیمت اور تسلی بخش کام کی ضمانت نیز پرانے کولر اور واشنگ مشین کے بدلے نئے حاصل کریں

تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور۔ اقصیٰ چوک گیٹ نمبر 5

فون نمبر دکان: 213765

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209

پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

معیار اور اعتماد کا نام

بیسٹ وے سویٹس اینڈ بیکرز

ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

1978ء سے 2003ء

25 سال سے خدمت میں مصروف عمل

ہیلتھ کیئر ہومیو کلینک

زیر نگرانی: ڈاکٹر محمد امین چاولہ

کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن ماہر امراض مخصوصہ

دارالرحمت شرقی (ب) نزد اقصیٰ چوک ربوہ

الصادق اکیڈمی کی جانب

فون 04524-214960

بادی بواسیر کیلئے

تریاق بواسیر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH: 04524-212434, FAX: 213966

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

لاہور۔ اسلام آباد۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

10 ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210 - 042-5415592

موبائل نمبر 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699-214214 گھر 211971

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29